OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

A Brief History of Dera Ghazi Khan: A Historical and Research Review

ڈیرہ غازی خان کی اجمالی تاریخ: ایک تاریخی و تحقیقی جائزہ

M. Zeeshan Akram
M.Phil Scholar Urdu, Ghazi University, Dera Ghazi Khan
Email: zeeshanleghari65@gmail.com

Received on: 16-01-2026 Accepted on: 24-02-2026

Abstract

Dera Ghazi Khan is an ancient and historic city in southern Punjab that holds a prominent place in the history of the region due to its unique geographical location, tribal traditions, cultural diversity, and political and commercial importance. The city is attributed to the family of the Mirani Baloch Sardar Haji Khan in the late 15th century and was named Dera Ghazi Khan after his son Ghazi Khan. In the early days, the importance of the city increased due to its location between the Indus River and the Solomon Mountains, which made it an important center for trade relations and transportation between different regions. During the Mughal era, Afghan and Durrani rule, and the Sikh era, the city faced various political and administrative changes, while after the British came to power after 1849, significant changes occurred in its administrative structure and urban development. The floods and erosion of the Indus River severely affected the old city, especially after the floods of 1909, a new city was built at the present location, which proved to be a major turning point in the urban history of Dera Ghazi Khan. The main objective of the study under consideration is to examine the historical evolution, political and administrative changes, geographical factors and socio-cultural formation of Dera Ghazi Khan. The research clearly shows that Dera Ghazi Khan is not just an ancient city but an important historical region formed by a combination of various civilizational, tribal and cultural influences. Mirani Baloch rule, Mughal influences, British colonial administration and local Seraiki and Balochi cultural traditions played an important role in its history. Thus, to understand the historical identity of Dera Ghazi Khan, it is necessary to study its political past as well as its geography, Indus River, tribal system, culture and urban evolution.

Keywords: Dera Ghazi Khan, Baloch, City, History, British, Punjab, 1909.

تعارف

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں ایسے بہت سے شہر موجود ہیں جن کی اہمیت محض ان کے جغرافیائی محلِ وقوع تک محدود نہیں بلکہ ان کے پس منظر میں صدیوں پر محیط سیاسی، سماجی، ثقافتی اور معاشی عوامل کارفرما رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب میں واقع شہر ڈیرہ غازی خان بھی ایسے ہی تاریخی شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ یہ شہر کوہِ سلیمان اور دریائے سندھ کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے جغرافیائی اعتبار سے ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ اس محلِ وقوع نے قدیم زمانے سے اس خطے میں آبادکاری، تجارت، نقل و حرکت اور مختلف اقوام و قبائل کے باہمی روابط کو متاثر کیا۔ چنانچہ ڈیرہ غازی خان کی تاریخ کو محض ایک شہر کی تاریخ سمجھنے کے بجائے جنوبی پنجاب کے وسیع تر تاریخی، سیاسی اور تہذیبی پس منظر کے تناظر میں دیکھنا زیادہ مناسب ہے۔

ڈیرہ غازی خان کی بنیاد بلوچ حکمرانوں کے دور سے منسوب کی جاتی ہے۔ تاریخی روایات کے مطابق یہ شہر میرانی بلوچ خاندان کے سردار حاجی خان کے بیٹے غازی خان کے نام پر آباد ہوا۔ ابتدا میں یہ خطہ مختلف بلوچ قبائل کی آمد، سکونت اور سیاسی سرگرمیوں کا مرکز رہا۔ وقت گزرنے کے ساتھ یہاں مختلف سیاسی قوتوں کا اثر قائم ہوا اور شہر نے مغلیہ، افغان، سکھ اور بعد ازاں برطانوی دور میں مختلف انتظامی و سیاسی مراحل طے کیے۔ ہر دور نے شہر کی سیاسی ساخت، انتظامی نظام، معاشرتی زندگی اور معاشی سرگرمیوں پر اپنے اثرات مرتب کیے۔ ڈیرہ غازی خان کی تاریخ میں دریائے سندھ

کا کردار بھی نہایت اہم رہا ہے۔ دریا نے ایک طرف اس علاقے کی زراعت، تجارت اور انسانی آبادی کے لیے اہم وسائل فراہم کیے، تو دوسری جانب سیلاب اور دریائی کٹاؤ نے شہر کی آبادی اور شہری ساخت کو کئی مرتبہ متاثر کیا۔ بالخصوص پرانے ڈیرہ غازی خان کو دریائے سندھ کے کٹاؤ اور سیلابی صورتِ حال کے باعث شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بیسویں صدی کے آغاز میں پرانے شہر کے متاثر ہونے کے بعد نئے مقام پر شہر کی تعمیر نے ڈیرہ غازی خان کی شہری تاریخ کو ایک نیا رخ دیا۔ اس واقعے نے نہ صرف شہر کے جغرافیائی خدوخال تبدیل کیے بلکہ شہری منصوبہ بندی اور انتظامی ڈھانچے میں بھی نمایاں تبدیلیاں پیدا کیں۔

ڈیرہ غازی خان جنوبی پنجاب کا ایک اہم تاریخی شہر ہے جس کی تاریخ قدیم تہذیبی، سیاسی اور جغرافیائی ارتقا سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ یہ خطہ قدیم وادئ سندھ کے وسیع تہذیبی دائرے کا حصہ رہا، جس کے باعث یہاں انسانی آبادی، معاشرتی سرگرمیوں اور مختلف تہذیبی اثرات کے آثار قدیم زمانے سے موجود رہے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس علاقے نے متعدد سیاسی ادوار اور حکمران خاندانوں کے عروج و زوال کا مشاہدہ کیا۔ موجودہ شہر کا نام ڈیرہ غازی خان پڑنے سے قبل یہاں مختلف مقامی قبائل اور حکمران خاندانوں کا اثر و رسوخ قائم رہا، تاہم میرانی بلوچ حکمرانوں کے دور نے اس خطے کی سیاسی شناخت کو نمایاں حیثیت دی۔ میرانی دور کے اختتام کے بعد یہ علاقہ مختلف ادوار میں درانیوں، کلہوڑوں، سکھوں اور بالآخر انگریزوں کے زیرِ اقتدار رہا۔ ان مختلف حکومتوں کے اثرات نے علاقے کے انتظامی نظام، معاشرت، ثقافت، زبان، تجارت

اور طرزِ زندگی پر گہرے نقوش چھوڑے۔ ڈیرہ غازی خان کی تاریخ کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس خطے کی سیاسی حیثیت ہمیشہ یکساں نہیں رہی بلکہ مختلف اوقات میں یہ صوبہ سندھ اور ریاستِ بہاولپور کی عملداری سے بھی وابستہ رہا، جس کے نتیجے میں اس علاقے میں مختلف تہذیبی اور انتظامی روایات کا امتزاج پیدا ہوا۔ دریائے سندھ کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے جہاں اس خطے کو زراعت، تجارت اور انسانی آبادی کے لیے قدرتی سہولتیں حاصل تھیں، وہیں دریائی سیلاب اور دریا کے کٹاؤ نے یہاں کے باشندوں کے لیے مستقل مشکلات بھی پیدا کیں۔ پرانا ڈیرہ غازی خان بارہا دریائے سندھ کے سیلاب کی زد میں آتا رہا، جس کے نتیجے میں شہر کی آبادی اور بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچا۔ بالخصوص انیسویں اور بیسویں صدی کے دوران سیلابی صورتِ حال نے پرانے شہر کے مستقبل کے حوالے سے نئے انتظامی اقدامات کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ بالآخر برطانوی حکومت نے دریائی کٹاؤ اور سیلاب سے محفوظ مقام پر ایک نئے اور نسبتاً منظم شہر کی تعمیر کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ 1909ء میں موجودہ ڈیرہ غازی خان شہر کی بنیاد رکھی گئی، جو اس شہر کی شہری تاریخ میں ایک اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ نئے شہر کی منصوبہ بندی نے نہ صرف یہاں کی آبادی کو ایک محفوظ مقام فراہم کیا بلکہ شہری انتظام، سڑکوں، بازاروں، رہائشی علاقوں اور دیگر بنیادی سہولیات کی ترقی کے لیے بھی ایک نیا راستہ ہموار کیا۔ اس طرح ڈیرہ غازی خان کی تاریخ محض مختلف حکمران خاندانوں کی تبدیلی کی داستان نہیں بلکہ جغرافیہ، دریا، سیلاب، سیاسی اقتدار اور انسانی جدوجہد کے باہمی تعلق کی ایک جامع تصویر پیش کرتی ہے۔ قدیم تہذیبی

پس منظر سے لے کر میرانی، درانی، کلہوڑہ، سکھ اور برطانوی ادوار تک اس خطے نے مختلف سیاسی و ثقافتی اثرات کو اپنے اندر سمویا، جبکہ 1909ء میں نئے شہر کا قیام اس کے تاریخی سفر میں ایک نئے شہری دور کا آغاز ثابت ہوا۔ یہی تاریخی تسلسل ڈیرہ غازی خان کو جنوبی پنجاب کے اہم تاریخی اور ثقافتی مراکز میں نمایاں مقام عطا کرتا ہے۔

مسئلہ کا بیان

ڈیرہ غازی خان ایک قدیم اور تاریخی شہر ہونے کے باوجود اس کی تاریخی تشکیل، مختلف حکمران ادوار، علاقائی سیاسی حیثیت اور دریائے سندھ کے سیلاب کے نتیجے میں جدید شہر کے قیام کو ایک مربوط تاریخی تناظر میں کم ہی بیان کیا گیا ہے۔ اس تحقیق کا بنیادی مسئلہ ڈیرہ غازی خان کے تاریخی ارتقا اور 1909ء میں جدید شہر کے قیام کے اسباب و اثرات کا جائزہ لینا ہے۔

مقاصدِ تحقیق

- ڈیرہ غازی خان کے تاریخی پس منظر، قیام، نام کی وجہ اور مختلف ادوارِ حکومت کا جائزہ لینا اور اس کے سیاسی و انتظامی ارتقا کو واضح کرنا۔
- ڈیرہ غازی خان کی تاریخی تشکیل میں جغرافیائی عوامل، خصوصاً دریائے سندھ کے سیلاب، قدیم شہر کی تباہی اور 1909ء میں جدید شہر کے قیام کے کردار کا مطالعہ کرنا۔

تحقیقی سوالات

- ڈیرہ غازی خان کے تاریخی ارتقا میں مختلف حکمران خاندانوں اور سیاسی ادوار نے کیا کردار ادا کیا اور ان ادوار کے اثرات شہر کی سیاسی و سماجی تشکیل پر کیسے مرتب ہوئے؟
- دریائے سندھ کے سیلاب اور جغرافیائی حالات نے پرانے ڈیرہ غازی خان کو کس طرح متاثر کیا، اور 1909ء میں جدید شہر کے قیام کے بنیادی محرکات کیا تھے؟

موضوع کی اہمیت

یہ تحقیق ڈیرہ غازی خان کی تاریخ کو ایک مربوط اور تحقیقی تناظر میں سمجھنے کے لیے اہمیت رکھتی ہے۔ ڈیرہ غازی خان جنوبی پنجاب کا ایسا تاریخی خطہ ہے جس پر مختلف سیاسی، تہذیبی اور انتظامی ادوار کے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ اس مطالعے کے ذریعے شہر کے تاریخی ارتقا، مختلف حکمران خاندانوں کے اثرات اور دریائے سندھ سے وابستہ جغرافیائی مسائل کو ایک جامع تناظر میں سمجھنے میں مدد ملے گی۔ خصوصاً 1909ء میں جدید شہر کے قیام کا مطالعہ اس بات کو واضح کرے گا کہ قدرتی آفات اور جغرافیائی حالات کس طرح شہری آبادی کی منتقلی اور نئے شہری مراکز کے قیام کا سبب بنتے ہیں۔ یہ تحقیق ڈیرہ غازی خان کی مقامی تاریخ، جنوبی پنجاب کی علاقائی تاریخ اور برصغیر کے نوآبادیاتی دور کے شہری ارتقا کے مطالعے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ مزید برآں، یہ تحقیق مستقبل کے محققین، طلبہ اور مقامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے افراد کے لیے ایک مفید علمی بنیاد فراہم کرے گی۔ اسی طرح اس تحقیق کا دائرۂ کار ڈیرہ غازی خان کی تاریخی تشکیل اور ارتقا کے مطالعے تک محدود ہے۔ تحقیق میں خطے کے قدیم تاریخی پس منظر سے آغاز کرتے ہوئے میرانی، درانی، کلہوڑہ،

سکھ اور برطانوی ادوار کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈیرہ غازی خان کی سیاسی و انتظامی حیثیت، مختلف ادوار میں اس کے علاقائی تعلقات، دریائے سندھ کے جغرافیائی اثرات، سیلاب اور پرانے شہر کی تباہی کو بھی زیرِ بحث لایا جائے گا۔ تحقیق کا ایک اہم حصہ 1909ء میں برطانوی دورِ حکومت میں جدید ڈیرہ غازی خان کی بنیاد اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی شہری تبدیلیوں کا مطالعہ ہوگا۔ اس تحقیق میں موجودہ دور کے معاشی یا سیاسی مسائل کا تفصیلی جائزہ شامل نہیں ہوگا بلکہ بنیادی توجہ شہر کے تاریخی ارتقا اور اس کی تشکیل کے اہم عوامل پر مرکوز رہے گی۔

ادبی جائزہ

ڈیرہ غازی خان کی تاریخ پر دستیاب لٹریچر کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خطے کے تاریخی مطالعے میں قدیم سیاسی پس منظر، مقامی قبائلی نظام، برطانوی انتظامیہ اور دریائے سندھ کے جغرافیائی اثرات کو بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے۔ ڈیرہ غازی خان کی ضلعی سرکاری تاریخ کے مطابق شہر کی بنیاد حاجی خان کے بیٹے غازی خان کے نام سے منسوب کی جاتی ہے، جبکہ میرانی حکمرانوں کے بعد یہ خطہ مختلف سیاسی قوتوں کے زیرِ اثر رہا۔ یہ ماخذ ڈیرہ غازی خان کے ابتدائی سیاسی حالات اور میرانی حکمرانوں کے کردار کو سمجھنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان کی تاریخ کے حوالے سے **منشی حکم چند**[1] **کی** *تواریخ ضلع ڈیرہ غازی خان* ایک اہم بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کتاب اصل میں 1876ء میں شائع ہوئی اور ضلع کی سیاسی، انتظامی اور علاقائی تاریخ کے بارے میں تفصیلی معلومات

فراہم کرتی ہے۔ بعد کے محققین نے بھی اسے ڈیرہ غازی خان کی نوآبادیاتی دور کی تاریخ نویسی کا ایک اہم ماخذ قرار دیا ہے۔ اس کتاب کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ برطانوی دور کے قریب زمانے میں لکھی گئی اور اس میں مقامی تاریخ، حکمرانوں اور انتظامی حالات سے متعلق متعدد معلومات محفوظ ہیں۔ ایک اور اہم کتاب گلبہار ہے جس کو لالہ ہتورام [2]نے لکھا ہے یہ بلوچ قبائل کو تفصیل سے بیان کرتی ہے۔ ایک سرکاری گزیٹیئر [3]بھی کافی معلومات فراہم کرتا ہے۔ برطانوی دور کے حوالے سے ڈیوڈ گلمارٹن [4]کی تحقیق خاص اہمیت رکھتی ہے۔ ان کی کتاب Blood and Water: The Indus River Basin in Modern Historyمیں ڈیرہ غازی خان اور اس سے ملحقہ بلوچ سرحدی علاقوں میں آبپاشی، قبائلی طاقت اور برطانوی انتظامی پالیسیوں کے باہمی تعلق کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ گلمارٹن کے مطابق برطانوی دور میں آبپاشی کے منصوبے محض زرعی ترقی کا ذریعہ نہیں تھے بلکہ ان کا تعلق قبائلی اختیار اور نوآبادیاتی انتظام سے بھی تھا۔

اس مطالعے سے ڈیرہ غازی خان کے برطانوی دور کو محض سیاسی اقتدار کی تبدیلی کے بجائے سماجی، معاشی اور ماحولیاتی عوامل کے تناظر میں سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ڈیرہ غازی خان کے قبائلی اور سیاسی نظام کے حوالے سے اور متعدد موضوعات پرجدید تحقیقات میں سہیل اختر سکھانی[5] کی ڈیرہ غازیخان کے حوالے سے مختلف موضوعات پر تحقیق قابلِ ذکر ہے، جس میں قدیم ڈیرہ غازیخان، ڈیرہ کی تاریخی و آرکیالوجیکل اہمیت، س برطانوی دور اور بعد ازاں ڈیرہ غازی خان میں جاگیردارانہ و قبائلی نظام کے ارتقا کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس تحقیق میں برطانوی حکومت اور بلوچ قبائلی سرداروں کے تعلقات، سینڈمین

پالیسی اور تمنداری نظام کے قیام کو نمایاں کیا گیا ہے۔ا س سے واضح ہوتا ہے کہ ڈیرہ غازی خان کی سیاسی تاریخ میں مقامی قبائلی قیادت اور برطانوی انتظامیہ کے تعلقات بنیادی اہمیت رکھتے تھے۔شہر کی شہری تاریخ کے حوالے سے تحقیق نہایت اہم ہے۔ڈاکٹر سہیل سکھانی نے ڈیرہ غازیخان کی تاریخ نویسی کا ناقدانہ جائزہ بھی لیا اور ان کا خیال ہے کہ مقامی اور انگریزی مورخین نے تاریخی نویسی کے مروجہ اصولوں کو نظر انداز کیا ہے اور بہت ساری باتیں قیاس اور پسند کی بنیاد پر لیکھیں ہیں ۔ کئی قبائل کو نظرانداز کیا گیا ہے جو یقینا تاریخ نگاری سے زیادتی ہے۔ البتہ محققین نے 1909ء کے دریائے سندھ کے سیلاب کو تاریخی نقشوں، دستاویزات اور جدید ریموٹ سینسنگ تکنیکوں کی مدد سے دوبارہ تشکیل دیا۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ پرانے ڈیرہ غازی خان کی جغرافیائی ساخت اور دریائے سندھ کے بہاؤ میں تبدیلیاں شہر کی بقا اور شہری محلِ وقوع پر براہِ راست اثرانداز ہوئیں۔ اسی طرح غلام علی نتکانی

[6]، عبدالقادر لغاری[7]، ملک سراج احمد [8]، مظہر علی لشاری[9]، احسان چنگوانی[10]، ہاشم شیر خان [11]نے ڈیرہ غازیخان پر کام کیا ہے اور یہ گرانقدر کاوش ہے۔مجموعی طور پر سابقہ لٹریچر سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ڈیرہ غازی خان کی تاریخ پر بنیادی اور جدید دونوں نوعیت کے ماخذ دستیاب ہیں، تاہم زیادہ تر مطالعات کسی ایک مخصوص پہلو، مثلاً برطانوی انتظامیہ، قبائلی نظام، آبپاشی، سیلاب یا ثقافتی تاریخ پر مرکوز ہیں۔ زیرِ نظر تحقیق کا امتیاز یہ ہوگا کہ ڈیرہ غازی خان کے تاریخی ارتقا کو قدیم پس منظر، میرانی دور، بعد کے سیاسی ادوار، برطانوی اقتدار، دریائے سندھ کے اثرات اور 1909ء میں جدید شہر کے قیام کے باہمی

تسلسل میں دیکھا جائے گا۔ اس طرح یہ تحقیق موجودہ علمی کام کو یکجا کرتے ہوئے شہر کی تاریخ کا ایک مربوط اور جامع جائزہ پیش کرنے کی کوشش کرے گی۔

طریقہ تحقیق

اس تحقیق میں تاریخی اور تجزیاتی طریقۂ تحقیق ا اختیار کیا گیا ہے۔ ڈیرہ غازی خان کی تاریخ کے مطالعے کے لیے بنیادی اور ثانوی ماخذوں سے استفادہ کیا گیا، جن میں *تواریخِ ضلع ڈیرہ غازی خان* سمیت مقامی تاریخی کتب شامل ہیں۔ مختلف ادوارِ حکومت، خصوصاً میرانی، درانی، کلہوڑہ، سکھ اور برطانوی ادوار کا تاریخی تسلسل کے ساتھ جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ شہر کے قیام کو تاریخی شواہد کی روشنی میں پرکھا گیا ہے۔ حاصل شدہ معلومات کا تقابلی اور تنقیدی تجزیہ کرکے ڈیرہ غازی خان کے تاریخی ارتقا کو مربوط انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

موضوع پر بحث

ڈیرہ غازی خان جنوبی پنجاب کا ایک قدیم تاریخی شہر ہے جس کی تاریخ کئی صدیوں پر محیط ہے۔ اس خطے کی تاریخی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے ماضی کو مختلف سیاسی ادوار کے تسلسل میں دیکھا جائے۔ ڈیرہ غازی خان کا تاریخی سفر کسی ایک خاندان یا ایک دور تک محدود نہیں بلکہ یہاں مختلف مقامی اور بیرونی سیاسی قوتوں نے اپنا اقتدار قائم کیا۔ اس خطے نے میرانی بلوچ حکمرانوں کے دور سے لے کر درانیوں، کلہوڑوں، سکھوں اور برطانوی حکومت تک متعدد سیاسی تبدیلیاں دیکھیں۔ ان ادوار میں حکومتی نظم، علاقائی حدود اور سیاسی وابستگیوں میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہیں، تاہم اس پورے تاریخی عمل میں مقامی حکمرانوں اور قبائلی سرداروں کا کردار نمایاں رہا۔ ڈیرہ غازی

خان کی تاریخ کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ پرانا شہر دریائے سندھ کے سیلاب اور دریا کے کٹاؤ سے متاثر ہوتا رہا، یہاں تک کہ برطانوی دور میں 1909ء کے بعد موجودہ مقام پر نئے شہر کی تشکیل کا عمل شروع ہوا۔ یوں ڈیرہ غازی خان کی تاریخ سیاسی اقتدار کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ ایک قدیم شہر سے جدید شہری مرکز تک کے سفر کی بھی تاریخ ہے۔ اس تاریخی تسلسل کو منشی حکم چند، ضلع گزٹیئر، گلبہار، گلزار احمد علی نٹکانی، اے۔کیو۔ خان لغاری، احسان چانگوانی، ڈیوڈ گلمارٹن اور دیگر مصنفین نے مختلف زاویوں سے بیان کیا ہے۔

ڈیرہ غازی خان کے تاریخی پس منظر کا مطالعہ اس وسیع خطے کے قدیم ماضی سے شروع ہوتا ہے جس میں دریائے سندھ کے مغربی کنارے اور کوہِ سلیمان کے مشرقی دامن تک پھیلے ہوئے علاقے شامل رہے ہیں۔ یہ خطہ قدیم زمانے سے انسانی آبادی اور مختلف سیاسی و تہذیبی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔ دریائے سندھ کی موجودگی نے اس علاقے کی تاریخی اہمیت میں اضافہ کیا، جبکہ مغربی سمت سے آنے والے راستوں نے اسے برصغیر کے دوسرے علاقوں سے جوڑے رکھا۔ اگرچہ موجودہ ڈیرہ غازی خان کی شہری صورت بعد کے ادوار میں تشکیل پائی، تاہم اس علاقے کی تاریخی جڑیں بہت قدیم ہیں۔ مقامی تاریخ کے مصنفین نے اس خطے کے قدیم حالات کو بیان کرتے ہوئے مختلف قبائل، مقامی حکمرانوں اور علاقائی طاقتوں کے اثرات کا ذکر کیا ہے۔ *تاریخِ ڈیرہ غازی خان* میں اے۔کیو۔ خان لغاری نے علاقے کی تاریخی تشکیل کو مختلف سیاسی مراحل کے حوالے سے بیان کیا ہے، جبکہ احسان چانگوانی نے بھی ڈیرہ غازی خان کے تاریخی ارتقا کو قدیم زمانے سے بعد کے ادوار تک تسلسل کے ساتھ پیش کیا ہے۔[1]

ڈیرہ غازی خان کی قدیم تاریخ میں ایک اہم حقیقت یہ ہے کہ یہ علاقہ طویل عرصے تک مختلف مقامی سیاسی قوتوں کے درمیان اثر و رسوخ کی کشمکش کا حصہ رہا۔ یہاں کی سیاسی تاریخ کو صرف مرکزی حکومتوں کے نقطۂ نظر سے نہیں سمجھا جا سکتا، کیونکہ مقامی قبائل اور سردار بھی اقتدار کے نظام میں اہم کردار ادا کرتے رہے۔ *گلبہار* میں لالہ ہٹو رام نے اس خطے کی تاریخ اور مقامی حالات کے بارے میں متعدد روایات اور تاریخی معلومات محفوظ کی ہیں۔ اسی طرح منشی حکم چند کی *تواریخِ ضلع ڈیرہ غازی خان* ڈیرہ غازی خان کے تاریخی مطالعے کے لیے ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔[2]

ڈیرہ غازی خان کی تاریخ میں میرانی بلوچ حکمرانوں کا دور بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ شہر کے نام کے حوالے سے تاریخی روایت یہ ہے کہ اس شہر کا تعلق غازی خان سے تھا، جس کے نام پر بعد میں یہ علاقہ ڈیرہ غازی خان کے نام سے معروف ہوا۔ لفظ "ڈیرہ" یہاں مقامی بلوچ طرزِ سکونت اور قیام کی طرف اشارہ کرتا ہے، جبکہ غازی خان کی نسبت نے اس آبادی کو ایک مستقل شناخت فراہم کی۔ میرانی خاندان نے اس خطے میں سیاسی اقتدار قائم کیا اور مقامی سطح پر اپنی حکمرانی کو مضبوط کیا۔ اس دور میں ڈیرہ غازی خان ایک ایسی آبادی کے طور پر ابھرا جس کی شناخت مقامی بلوچ حکمرانوں اور قبائلی نظام سے گہری وابستہ تھی۔[3]

میرانی دور ڈیرہ غازی خان کی سیاسی تاریخ کا ابتدائی نمایاں مرحلہ سمجھا جاتا ہے۔ اس زمانے میں مقامی حکمرانوں نے اپنے زیرِ اثر علاقوں میں انتظامی نظم قائم کیا اور مختلف قبائلی گروہوں کے ساتھ تعلقات استوار کیے۔ شہر اور اس کے گرد و نواح کی سیاسی حیثیت اسی مقامی حکمرانی کے ذریعے مضبوط ہوئی۔ بعد میں جب مرکزی سیاسی قوتوں میں تبدیلیاں آئیں تو ڈیرہ غازی خان بھی ان تبدیلیوں سے متاثر ہوا۔ منشی حکم چند کی تصنیف میں میرانی حکمرانوں اور علاقے کے ابتدائی سیاسی حالات کے بارے میں اہم تاریخی مواد ملتا ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شہر کی ابتدائی تاریخ مقامی بلوچ اقتدار اور قبائلی سیاست سے گہرا تعلق رکھتی تھی۔[4]

میرانی دور کے خاتمے کے بعد ڈیرہ غازی خان کسی ایک سیاسی قوت کے مستقل اقتدار میں نہیں رہا بلکہ آنے والے زمانے میں مختلف حکمران خاندانوں اور سلطنتوں کے اثرات اس علاقے تک پہنچتے رہے۔ اس طرح میرانی دور کو ڈیرہ غازی خان کی مقامی سیاسی شناخت کے ابتدائی اہم ادوار میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ میرانی اقتدار کے بعد ڈیرہ غازی خان اور اس

سے ملحقہ علاقوں کی سیاسی تاریخ میں درانی اور کلہوڑہ اثرات نمایاں ہوئے۔ اٹھارہویں صدی کے سیاسی حالات میں افغانستان اور سندھ کی مختلف سیاسی قوتوں کا اثر اس خطے تک پہنچا۔ ڈیرہ غازی خان کا محلِ وقوع ایسا تھا کہ یہ مشرقی پنجاب، سندھ اور مغربی سرحدی علاقوں کے درمیان واقع سیاسی سرگرمیوں سے الگ نہیں رہ سکتا تھا۔ اسی وجہ سے مختلف ادوار میں اس علاقے کی سیاسی وابستگیوں میں تبدیلی آتی رہی۔ کلہوڑہ حکمرانوں کا تعلق سندھ کے سیاسی نظام سے تھا اور ڈیرہ غازی خان کے بعض ادوار میں اس خطے کے سیاسی معاملات سندھ کی قوتوں سے بھی وابستہ رہے۔ اس دور کو سمجھنے کے لیے ضلع کی تاریخی دستاویزات اور بعد کے مؤرخین کی تصانیف اہم ہیں۔ *District Gazetteer, Dera Ghazi Khan* میں ضلع کے تاریخی حالات کو مختلف حکومتی ادوار کے تناظر میں بیان کیا گیا ہے، جبکہ منشی حکم چند کی تاریخ بھی اس دور کے سیاسی حالات کے مطالعے کے لیے اہم مواد فراہم کرتی ہے۔[5] درانی اقتدار کے زمانے میں بھی ڈیرہ غازی خان وسیع تر افغان سیاسی نظام کے اثرات سے متاثر ہوا۔ اگرچہ مقامی سطح پر قبائلی اور علاقائی طاقتیں اپنا کردار برقرار رکھتی تھیں، تاہم بڑے سیاسی مراکز میں ہونے والی تبدیلیوں کا اثر ڈیرہ غازی خان کی انتظامی اور سیاسی حیثیت پر بھی پڑتا تھا۔ اس زمانے میں شہر کی تاریخ کو صرف مقامی واقعات کے ذریعے سمجھنے کے بجائے سندھ، ملتان اور افغانستان سے وابستہ وسیع تر سیاسی تبدیلیوں کے تناظر میں دیکھنا زیادہ مناسب ہے۔

سکھ دور

انیسویں صدی کے ابتدائی عشروں میں پنجاب میں سکھ اقتدار کے پھیلاؤ کے ساتھ ڈیرہ غازی خان بھی ایک نئے سیاسی دور میں داخل ہوا۔ سکھ حکومت نے پنجاب کے مختلف علاقوں کو اپنے انتظامی نظام میں شامل کیا اور ڈیرہ غازی خان بھی اس وسیع تر سیاسی تبدیلی کا حصہ بنا۔ اس دور میں مقامی حکمرانوں اور قبائلی سرداروں کی حیثیت میں تبدیلیاں آئیں اور مرکز کی طرف سے انتظامی اختیار کو مضبوط کرنے کی کوشش کی گئی۔ ڈیرہ غازی خان کے سکھ دور کی تاریخ اس لیے اہم ہے کہ یہ میرانی اور بعد کے برطانوی دور کے درمیان ایک عبوری مرحلہ تھا۔ سکھ حکومت نے خطے میں اپنا انتظامی اثر قائم کیا، لیکن مقامی سطح پر قبائلی طاقتیں اور روایتی اثرات مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے۔ اس دور کے سیاسی حالات نے بعد میں برطانوی حکومت کے لیے بھی ایک ایسا انتظامی پس منظر پیدا کیا جس میں مقامی سرداروں اور قبائلی قوتوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنا

ضروری تھا۔ *تاریخِ ڈیرہ غازی خان* اور *تواریخِ ضلع ڈیرہ غازی خان* میں اس دور کے سیاسی حالات اور حکومتی تبدیلیوں کا ذکر ملتا ہے۔[6]

سکھ اقتدار کا اختتام 1849ء میں پنجاب کے برطانوی سلطنت میں شامل ہونے کے ساتھ ہوا۔ اس تبدیلی کے بعد ڈیرہ غازی خان کی تاریخ ایک نئے مرحلے میں داخل ہوئی۔ برطانوی حکومت نے علاقے کے انتظام، محصولات، قبائلی تعلقات اور سیاسی نظم کے لیے نئی پالیسیاں اختیار کیں، جن کے اثرات طویل عرصے تک برقرار رہے۔

برطانوی دورِ حکومت

1849ء کے بعد ڈیرہ غازی خان برطانوی اقتدار میں شامل ہوا۔ برطانوی دور شہر اور ضلع کی تاریخ کا ایک نہایت اہم مرحلہ ہے کیونکہ اسی دور میں یہاں انتظامی اداروں کی تنظیم نو ہوئی اور ضلع کو نوآبادیاتی انتظامی نظام کا حصہ بنایا گیا۔ برطانوی حکومت نے علاقے کو ایک باقاعدہ انتظامی ڈھانچے میں شامل کیا اور مقامی حکمرانوں، سرداروں اور قبائلی عمائدین کے ساتھ مختلف نوعیت کے تعلقات قائم کیے۔

منشی حکم چند کی *تواریخِ ضلع ڈیرہ غازی خان* برطانوی دور کے ابتدائی تاریخی حالات کے مطالعے کے لیے نہایت اہم ماخذ ہے۔ اسی طرح 1883ء کا *District Gazetteer* برطانوی انتظامیہ کے دور میں ضلع کے سیاسی، انتظامی اور تاریخی حالات کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کرتا ہے۔[7] گزٹیئر کی اہمیت اس حوالے سے بھی ہے کہ یہ برطانوی دور کے قریب زمانے میں مرتب ہوا اور اس میں ضلع کی تاریخ کو نوآبادیاتی انتظامی نقطۂ نظر سے محفوظ کیا گیا۔

ڈیوڈ گلمارٹن نے اپنی کتاب *Blood and Water: The Indus River Basin in Modern History* میں ڈیرہ غازی خان سمیت دریائے سندھ کے علاقے میں برطانوی اقتدار کے تاریخی ارتقا کو وسیع تر تناظر میں بیان کیا ہے۔ ان کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ برطانوی حکومت کی علاقائی پالیسیوں میں دریائے سندھ، آبپاشی، قبائلی طاقت اور انتظامی ضروریات باہم مربوط تھے۔[8] ڈیرہ غازی خان کی تاریخ میں برطانوی دور اسی لیے اہم ہے کہ اس زمانے میں روایتی قبائلی نظام اور نوآبادیاتی ریاستی نظم کے درمیان ایک نیا تعلق قائم ہوا۔

برطانوی حکومت کے دور میں ڈیرہ غازی خان کی انتظامی حیثیت میں بھی تبدیلیاں آتی رہیں۔ یہ علاقہ مختلف اوقات میں سندھ اور ریاستِ بہاولپور سے متعلق سیاسی و انتظامی اثرات کا حامل رہا، جبکہ بعد میں برطانوی انتظامی نظام کے تحت ضلع کی حیثیت

سے منظم کیا گیا۔ اس تاریخی عمل نے ڈیرہ غازی خان کو ایک باقاعدہ انتظامی مرکز کے طور پر ترقی دینے کی بنیاد فراہم کی۔ اے۔کیو۔ خان لغاری اور ایم۔ سراج احمد نے بھی اپنی تصانیف میں شہر کی سیاسی و انتظامی تاریخ کے مختلف مراحل کو نمایاں کیا ہے۔[9]

پرانا ڈیرہ غازی خان اور دریائی سیلاب

ڈیرہ غازی خان کی تاریخ میں دریائے سندھ کے سیلاب کا ذکر ایک اہم تاریخی واقعے کے طور پر ملتا ہے۔ پرانا شہر دریائے سندھ کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے کئی مرتبہ سیلاب اور دریائی کٹاؤ سے متاثر ہوا۔ وقت گزرنے کے ساتھ دریا کے بہاؤ اور سیلابی کیفیت نے پرانے شہر کے وجود کے لیے مسائل پیدا کیے۔ یہ صورتِ حال بالآخر شہر کی منتقلی اور نئے مقام پر شہری آبادی کے قیام کا سبب بنی۔

1909ء کا سیلاب ڈیرہ غازی خان کی شہری تاریخ میں ایک فیصلہ کن واقعہ سمجھا جاتا ہے۔ اس سیلاب نے پرانے شہر کو شدید متاثر کیا اور برطانوی حکومت کو نئے مقام پر شہر کی تعمیر کی طرف متوجہ کیا۔ جدید تحقیقی مطالعے میں بھی 1909ء کے سیلاب کو ڈیرہ غازی خان کے تاریخی شہری منظرنامے میں بنیادی تبدیلی کا سبب قرار دیا گیا ہے۔[10]

یہ واقعہ صرف ایک قدرتی آفت نہیں تھا بلکہ اس کے نتیجے میں شہر کی پوری شہری تاریخ کا رخ تبدیل ہوا۔ پرانے شہر کے متاثر ہونے کے بعد ایک ایسے مقام کی ضرورت محسوس ہوئی جہاں آبادی کو دریائے سندھ کے سیلاب سے نسبتاً محفوظ رکھا جا سکے۔ برطانوی انتظامیہ نے اس ضرورت کے تحت نئے شہر کی منصوبہ بندی کی۔ یوں 1909ء ڈیرہ غازی خان کی تاریخ میں قدیم شہر اور جدید شہر کے درمیان ایک واضح تاریخی حد بن گیا۔

1909ء میں جدید ڈیرہ غازی خان کا قیام

برطانوی حکومت کی جانب سے 1909ء میں نئے ڈیرہ غازی خان کی بنیاد شہر کی تاریخ کا ایک اہم سنگِ میل ہے۔ پرانے شہر کی دریائی تباہی کے بعد موجودہ مقام پر نئے شہر کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔ اس اقدام کا بنیادی مقصد ایسی شہری آبادی قائم کرنا تھا جو دریائے سندھ کے سیلابی خطرات سے نسبتاً محفوظ ہو اور جسے باقاعدہ انتظامی منصوبہ بندی کے تحت ترقی دی جا سکے۔

نئے شہر کے قیام کے ساتھ ڈیرہ غازی خان کی شہری تاریخ نے ایک نیا مرحلہ اختیار کیا۔ پرانے شہر کی تاریخی شناخت اور نئے شہر کی منصوبہ بندی ایک دوسرے سے جڑ گئیں۔ جدید شہر کی تشکیل میں برطانوی انتظامیہ کا کردار بنیادی تھا، تاہم اس شہر کی آبادی اور تاریخی تسلسل مقامی معاشرے سے وابستہ رہا۔*District Gazetteer*، *تاریخِ ڈیرہ غازی*

خان اور ڈیرہ غازی خان تاریخ کے آئینے میں جیسی تصانیف میں شہر کے اس تاریخی مرحلے کے حوالے سے اہم معلومات ملتی ہیں۔[11]
1909ء کے بعد قائم ہونے والا شہر وقت کے ساتھ ڈیرہ غازی خان کی نئی شناخت بن گیا۔ اس طرح شہر کی تاریخ میں ایک طرف قدیم ڈیرہ غازی خان کی یاد اور دوسری طرف نئے شہر کی تشکیل موجود رہی۔ یہ تبدیلی اس بات کی مثال ہے کہ قدرتی عوامل اور حکومتی فیصلے کس طرح کسی تاریخی شہر کی ساخت اور محلِ وقوع کو تبدیل کر سکتے ہیں۔

برطانوی دور کے بعد تاریخی تسلسل

برطانوی دور کے اختتام اور برصغیر کی تقسیم کے بعد ڈیرہ غازی خان ایک نئے سیاسی دور میں داخل ہوا۔ 1947ء کے بعد یہ علاقہ پاکستان کا حصہ بنا اور انتظامی سطح پر نئی ریاستی ساخت کے مطابق اس کی حیثیت متعین ہوئی۔ تاہم شہر کی تاریخی شناخت میں اس سے قبل کے تمام ادوار کی یادیں موجود رہیں۔ میرانی دور سے لے کر درانی، کلہوڑہ، سکھ اور برطانوی ادوار تک جو سیاسی تبدیلیاں رونما ہوئی تھیں، وہ شہر کے تاریخی تشخص کا حصہ بن چکی تھیں۔ بعد ازاں ڈیرہ غازی خان کی تاریخ پر مقامی مصنفین نے مختلف کتابیں تحریر کیںجو اس شہر کی تاریخ کے مختلف پہلوؤں کو محفوظ کرنے کی کوششیں ہیں۔[12]

1947ء کے بعد ڈیرہ غازی خان کی تاریخ کا مختصر جائزہ

قیامِ پاکستان کے وقت 1947ء میں ڈیرہ غازی خان ایک اہم ضلع کی حیثیت رکھتا تھا۔ آزادی کے بعد یہاں برطانوی دور کے انتظامی نظام میں بتدریج تبدیلیاں کی گئیں اور مقامی سطح پر ریاستی اداروں کو پاکستان کے نئے انتظامی ڈھانچے سے ہم آہنگ کیا گیا۔ قبائلی علاقوں میں رائج تمنداری نظام بھی اس دور میں بڑی تبدیلی سے گزرا؛ ضلعی تاریخ کے مطابق 1950ء میں تمنداروں کے عدالتی اختیارات ختم کیے گئے اور انتظامِ انصاف کو سرکاری اہلکاروں کے ذریعے چلانے کا عمل شروع ہوا۔ بعد ازاں 1958ء کے بنیادی جمہوریت کے نظام کے تحت قبائلی علاقوں کے باشندوں کو بھی نمائندہ اداروں میں شرکت کا موقع ملا۔1955ء میں ون یونٹ کے قیام کے ساتھ ڈیرہ غازی خان مغربی پاکستان کا حصہ بن گیا، تاہم 1970ء میں ون یونٹ کے خاتمے کے بعد یہ دوبارہ صوبہ پنجاب کے انتظامی ڈھانچے میں شامل ہوا۔ 1970ء کی دہائی میں ضلع کی انتظامی حدود میں ڈیرہ غازی خان، تونسہ شریف، جام پور، راجن پور اور قبائلی علاقہ شامل تھے۔ آبادی میں اضافے اور انتظامی ضروریات کے پیشِ نظر 1982ء میں راجن پور اور جام پور کو ڈیرہ غازی خان سے الگ کرکے نیا ضلع راجن پور قائم

کیا گیا۔ اسی سال ڈیرہ غازی خان کو باقاعدہ ڈویژن کا درجہ بھی دیا گیا، جس سے جنوبی پنجاب میں اس کی انتظامی اہمیت مزید بڑھ گئی۔

1980ء اور 1990ء کی دہائیوں میں ڈیرہ غازی خان نے سیاسی اور انتظامی اعتبار سے مزید ترقی کی۔ مختلف عام انتخابات کے دوران ضلع کی قومی و صوبائی اسمبلی کی نشستوں میں نئی حلقہ بندیوں کے مطابق تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ 2000ء میں ملک میں ڈویژنل نظام ختم کیا گیا، تاہم 2008ء میں اسے دوبارہ بحال کیے جانے کے بعد ڈیرہ غازی خان ایک مرتبہ پھر ڈویژن کا مرکزی شہر بن گیا۔ 2000ء کے بعد ڈیرہ غازی خان کی تاریخ میں شہری اور انتظامی توسیع نمایاں رہی۔ شہر ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہونے کے باعث سرکاری، تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں کا اہم مرکز بنتا گیا۔ ضلع کی موجودہ انتظامی ساخت میں ڈیرہ غازی خان، تونسہ، کوہِ سلیمان اور کوٹ چھٹہ شامل رہے ہیں، جبکہ سرکاری ضلعی پروفائل میں ڈیرہ غازی خان کو میٹروپولیٹن کارپوریشن کا درجہ بھی حاصل ہے۔2022ء میں پنجاب کی نئی ضلعی تشکیل کے دوران تونسہ شریف کو ڈیرہ غازی خان ضلع سے الگ کرکے نیا ضلع تونسہ بنایا گیا، جس سے ڈیرہ غازی خان کی انتظامی حدود میں ایک اور اہم تبدیلی واقع ہوئی۔

خلاصہ

ڈیرہ غازی خان کی تاریخ مختلف سیاسی ادوار کے باہمی تسلسل سے تشکیل پاتی ہے۔ اس خطے کے قدیم تاریخی پس منظر کے بعد میرانی بلوچ حکمرانوں نے اس کی مقامی سیاسی شناخت کو مضبوط کیا اور غازی خان کی نسبت سے شہر کو ڈیرہ غازی خان کے نام سے شناخت ملی۔ میرانی دور کے بعد درانی اور کلہوڑہ اثرات سامنے آئے، پھر سکھ اقتدار قائم ہوا اور 1849ء کے بعد یہ علاقہ برطانوی حکومت کے زیرِ انتظام آگیا۔ برطانوی دور میں ڈیرہ غازی خان کو باقاعدہ انتظامی نظام میں شامل کیا گیا اور شہر کی تاریخ نے ایک نئے مرحلے میں قدم رکھا۔ اس پورے تاریخی سفر میں مقامی قبائلی قوتیں اور سیاسی حکمران اہم کردار ادا کرتے رہے۔ ڈیرہ غازی خان کی شہری تاریخ کا سب سے اہم موڑ دریائے سندھ کے سیلاب اور اس کے نتیجے میں پرانے شہر کی تباہی تھا۔ 1909ء کا سیلاب اس سلسلے میں فیصلہ کن ثابت ہوا اور برطانوی حکومت نے موجودہ مقام پر نئے شہر کی بنیاد رکھی۔ اس واقعے نے ڈیرہ غازی خان کو ایک قدیم دریائی آبادی سے ایک نئے منصوبہ بند شہری مرکز

میں تبدیل کرنے کی راہ ہموار کی۔ چنانچہ ڈیرہ غازی خان کی تاریخ کو صرف حکمران خاندانوں کی تبدیلی کی تاریخ قرار دینا کافی نہیں؛ اس میں مقامی اقتدار، برطانوی انتظام، دریائے سندھ اور شہر کی منتقلی جیسے عوامل بھی بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ دستیاب تاریخی ماخذوں کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ڈیرہ غازی خان کا موجودہ تاریخی تشخص کئی صدیوں پر محیط سیاسی اور شہری ارتقا کا نتیجہ ہے۔اور ڈیرہ غازی خان اپنی تاریخی حیثیت برقرار رکھتے ہوئے جنوبی پنجاب کا ایک اہم انتظامی مرکز ہے۔ قیامِ پاکستان سے 2026ء تک اس کی تاریخ کو بنیادی طور پر انتظامی تبدیلیوں، قبائلی نظام کے خاتمے، ون یونٹ کے قیام و خاتمے، ضلع و ڈویژن کی نئی تشکیل اور شہری ارتقا کے تسلسل کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

[1] Hukam Cand, Munshi. *Tawarikh-i Zila Dera Ghazi Khan:* Karachi: Indus Publications, 1992.
[2] Lala Hutto Ram, Gulbahar, Balochi Academy, Quetta, 1982.
[3] District Gazetteer, Dera Ghazi Khan 1883, Sang-e-Meal, Lahore, 2008
[4] Gilmartin, David. *Blood and Water: The Indus River Basin in Modern History*. Oakland: University of California Press, 2015.
[5] Akhtar, Sohail, Historical & Archeological Significance of Dera Ghazi Khan, Crimson Publishers, 2018
[6] G/ Ali Nutkani, Muraqa Dera Ghazi Khan, Jamhori Kitab Ghar, Taunsa, 1985.
[7] A. Q Khan Laghari, Tareekh Dera Ghazi Khan, Salaman Academy, Dera Ghazi khan, 2021
[8] M. Siraj Ahmad, Tareekh Dera Ghazi Khan, Intekhabi wa SIasi Tareekh, Mahmood Khan Printer, 2025
[9] M. Ali Lashari, Dera Ghazi Khan Tareekh Ke Ainy Mein, Multan 201
[10] Ihsan Changwani,Tareekh-e-Dera Ghazi Khan, Oota Publishers, Dera Ghazi Khan, 2008.
[11] Hashim Sher Khan, Dera Ghazi Khanika, Multan, 2026.